© rasailojaraid.com

پانچ مقدس چیزیں

اللہ کے رسول ﷺ نے تئیس سال محنت کی ہے اور اس محنت کا پھل وہ انسان ہیں جن کے ایمان وعمل کی مثال تاریخ انسانیت میں کہیں نہیں ملتی ۔ جب اللہ کے آخری رسول اپنا کام مکمل کر چکے اور آخری خطبہ ارشاد فرمایا تو اس میں اہم ترین اعلان کیے گئے جن میں ایک یہ اعلان تھا کہ تم میں سے کسی کو کسی پر نسبی فضیلت نہیں ہے۔ یعنی نسلی برتری کا کوئی دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اور دوسرا اہم اعلان ، جو کچھ میں تمہیں سکھا چکا ہوں یہ سب کچھ دوسروں تک پہنچانا تمہارا کام ہے ۔ پھر اس کام میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جو کر دکھایا یہ بھی بے مثال ہے۔ اور جب تک اس دنیا میں ایک صحابی بھی زندہ رہا۔ اسے ایک ہی فکر رہی کہ اللہ کا دین دوسروں تک کیسے پہنچے۔ اس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محنت سے دین آج تک زندہ ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شاگردوں (تابعین عظام) نے بھی دین کو خالص رکھنے کی بھرپور کوشش جاری رکھی ۔ خاص کر خلفاء بنی امیہ نے یہ کوشش کی کہ جب اسلام عرب سے نکل کر عجمیوں میں پہنچا تو احکام اسلام کو عجمی رسومات سے آلودہ نہ ہونے دیا۔ لیکن بابل ونینوا کے وارث اور شاہ پرستی کے رسیا ایرانیوں نے دین کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔ یہ لوگ بظاہر مسلمان تو ہوگئے مگر اپنے قدیمی دیوتاؤں کو بھول نہ سکے۔

ویسے تو پانچ مقدس شخصیتیں نوح علیہ السلام کی قوم سے چلی آرہی ہیں اور اس وقت بھی غیر مسلموں میں جتنے مذاہب ہیں سب میں پانچ بزرگوں کا تصور موجود ہے۔ اسی طرح بابل میں اشوریوں کا دیوتا پانچ ٹانگوں والا بیل تھا ایرانی مجوسیوں کے مندرجہ ذیل پانچ مقدس تھے۔ امورا شردا، انگرینو، آگ ،سورج، زمین۔ جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں کہ ایرانی بظاہر مسلمان تو ہوگئے لیکن نہ ان پانچ کو بھولے اور نہ شیر دیوتا کو دل سے نکال سکے۔ پانچ کا عدد پنجے یعنی قوت کے اظہار کیلئے یہ بھی مخفی طور پر قوت و طاقت کا اظہار ہے۔ جس طرح یہود کا عقیدہ ہے کہ پوری دنیا پر حکومت کرنے کا حق صرف بنی اسرائیل کو ہے یہی سودا ایرانیوں کے اذہان میں موجود ہے۔ یہ یاد رہے کہ روافض میں سے کوئی شخص دنیا کے کسی بھی خطے میں رہتا ہے اس کا دل و دماغ ایران میں موجود ہے اس کی ساری ہمدردیاں ایران کے ساتھ ہیں یہ جو جھنڈا تین کونے اور لمبی نوک والا آپ دیکھتے ہیں۔ یہ ساسانی حکمرانوں کی خاص نشانی ہے۔ یہی جھنڈا سیدنا سیف اللہ خالد ابن ولید اور سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے جوتوں کے نیچے روندا گیا تھا۔

آج پھر یہ جھنڈا قوت طاقت (پنجہ) کے نشان کے ساتھ موجود ہے۔ جسے شیعہ ذاکر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔

یہی ایرانی نومسلم جب ہندوستان آئے تو وہ ہندو برہمن جو مسلمانوں کے سائے سے بھی دور بھاگتے تھے اور مسلمانوں کو ملیچھ (ناپاک) سمجھتے تھے رافضیوں کے تعزیے اور گھوڑا دیوتا کی پوجا دیکھی تو پھولے نہ سمائے اور ہندو اس عبادت میں باقاعدہ شریک ہوتے تھے۔ بات طویل ہوجائے گی ورنہ میں رافضی کتب کے حوالے درج کرتا جس میں ہندو سیٹھوں نے اپنے خرچ پر امام باڑے تعمیر کرائے۔

میرا موضوع ''پانچ مقدس'' ہے اشوریوں کے پانچ بتوں میں چار دیوتا اور ایک دیوی ہے۔ ایرانی مجوسیوں کے پانچ میں بھی ایک دیوی اور چار دیوتا ہیں۔ ہندوؤں کے ایک فرقہ کے پانچ مقدس یہ ہیں۔ پاربتی، ہری ہرا، برہما، وشنو، مہیش وشو، رام بھگتی کے پنج تن، رام چند، لچھمن، سیتا، لو، کیشو،

رام بھگتی کے صوفیاء جب، مراقبہ میں پانچ کا جپ کرتے ہیں تو یہ جپ ہوتا ہے۔

ا)۔ جے رگھونندن، جے سیا رام، لوو، کیشو سیتارام۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲)۔ جے رگھونندن جے سیاہ رام، بھرت سیتا، سیتارام۔

پہلے جپ میں سیتاجی کے دو بیٹے اس کے خاوند رام چندر اور دیور لچھمن۔

دوسرے جپ میں رام چندر جی کے دو سوتیلے بھائی شامل ہیں۔

ہندو صوفی اس وظیفہ سے جھوم کر دل پر ضربیں لگاتے تھے۔ یہ رام کہانی مجھے اس لئے سنانی پڑی کہ عباسی خلافت کے زمانہ میں حکومتی کل پرزے سب ایرانی تھے جن کے ساتھ ہندو سنیاسی، جوگی، اور کیمیاگر، وغیرہ آتے جاتے تھے۔ ایرانی چونکہ قدیمی پنج تن کے پجاری تھے اور اب مسلمان ہونے کے دعوے دار تھے اس طرح ہندوؤں سے سن سنا کر اپنے پنج تن تیار کر لئے جن میں رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمہؓ، سیدنا علیؓ اور حسنینؓ، اکٹھے کر لئے ان میں سیدہ فاطمہ کی والدہ محترمہ اور رسول اللہ ﷺ کی غمخوار سیدہ خدیجہ سلام اللہ علیھا کو بھی شامل نہیں کیا گیا، علیؓ کے کسی اور بیٹے کو اس میں شامل نہیں کیا گیا، حتیٰ کے حسنین کریمین کی سگی ہمشیرگان سیدہ زینب اور ام کلثومؓ کو بھی شامل نہیں کیا گیا، کیونکہ مجوسی فنکاروں کو صرف پانچ تن درکار تھے۔

رافضی کتابوں میں یہ ترتیب اس طرح درج ہے۔

۱)۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

۲)۔ حضرت علی علیہ السلام

۳)۔ حضرت فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیھا

۴)۔ حضرت حسن

۵)۔ حضرت امام حسین علیہ السلام

اس ترتیب میں تبرا اور تقیہ نہیں ہے بلکہ بزرگ پرستی کا سبق ہے جسے تولا کہا جاتا ہے۔ ہاں مذکورہ ترتیب کے الفاظ اور القاب وخطابات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ علیؓ کے نام کے ساتھ علیہ السلام لکھ کر بتایا گیا ہے کہ یہ بھی انبیاء علیہ السلام کے برابر ہیں۔ اور سیدنا حسنؓ کے نام کے ساتھ القاب کیوں نہیں؟ کیونکہ حضرت موصوف سیدنا معاویہؓ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے مومنین کو ذلیل کر چکے ہیں۔

یاد رہے کہ جن دنوں میں سیدنا حسنؓ نے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا کر رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کی تکمیل کی تھی ان کی جماعت کے لوگ جو کہ کوفہ کے باشندے تھے آپؓ کو یا مذل المومنین (مومنین کو ذلیل کرنے والے) کے طعنے دیا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ ان لوگوں کی اکثریت وہ ایرانی تھے جو سابقہ ایرانی شہنشاہیت کے منظور نظر اور عہدے دار تھے۔

اور اس کوشش میں تھے کہ عربوں کو آپس میں لڑا کر بکھیر دیا جائے اور خلافت پر قبضہ کر کے تخت کیانی بحال کیا جائے۔ پھر بھی لوگ اپنے مقصد میں ناکام ہو کر ہندوستان پہنچے اور پنج تن کی پوجا کا تحفہ اپنے ساتھ لائے اور ہندوؤں میں برہمن کی نسلی برتری دیکھ کر خود سید صاحب، میر صاحب، اور شاہ صاحب بن بیٹھے۔ اور ان کی دیکھا دیکھی جو لوگ ہندوؤں سے برہمن مسلمان ہوئے انہوں نے بھی سید خطاب سے اپنی سابقہ حیثیت بحال کر لی۔

اس کی واضح مثال دیکھنا چاہیں تو کسی دن ریڈیو پاکستان سے شاہ حسین کی کافیاں سن لیں یہ شاہ حسین کون ہیں۔

یہ معروف مادھو لال حسین ہیں جو لاہور باغبانپورہ میں دفن ہیں۔ ماضی میں سردار دلجیت سنگھ اپنے دور حکومت میں اس بزرگ کے میلے کا بڑی دھوم دھام سے اہتمام کرتے تھے جو آج تک قائم ہے۔ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے ان کے والد کا نام عثمان بتایا جاتا ہے۔ اور دادا کلنجس نامی ہندو راجپوت تھا، یہ مسلمان ہو کر راجپوتوں سے شاہ حسین بن بیٹھا۔

بحوالہ ڈاکٹر موہن سنگھ دلوانہ

ایم اے۔ پی ایچ ڈی۔

پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

(مادھو لال حسین، حالات وکافیاں)

طبع قدیم

پنج تن کا تصور اسلامی ہے یا غیر اسلامی یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اسلام سے پہلے ہندوستان میں رام چندر جی اور ان کے اہل بیت لچھمن سنگھ، سیتا، لو، اور کش، پنجتن کہلاتے تھے اور پوجے جاتے تھے۔ اس لئے اکثر ہندو خاندان جو مسلمان ہوئے اسی کشش سے ہوئے۔ جو پانچ جنا برہمن خاندان تھے اب پنجتنی سید بن گئے ہیں۔ سکھوں کے عظیم رہنما گورو نانک جی کی تعلیم میں کہیں پنجتن کا تصور نہیں بلکہ آپ ہندوؤں کی بت پرستی، مسلمانوں کی قبر پرستی اور اکابر پرستی کے خلاف تھے لیکن بعد میں آنے والے گروصاحبان پنجتن کی ضرورت کے بغیر نہ رہ سکے اور ایک کہانی تیار کر کے پانچ پیارے بنالئے۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم فرمائے اور اپنی بارگاہ میں جھکنے کی توفیق عطا فرمائے اور جگہ جگہ بنی پنج پیروں کی قبریں پوجنے سے نجات دلائے۔

آمین یا رب العالمین